احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 45-80 نمبر155 بدھ- 13 صفر- 1416ھ' 12 وفا 1374ھش' 12 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدیوں سے بچیں اور نیکیاں کریں

نرا بدیوں سے بچنا کوئی کمال نہیں۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اسی پر بس نہ کرے بلکہ انہیں دونوں کمال حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔ جس کے لئے مجاہدہ اور دعا سے کام لیں یعنی بدیوں سے بچیں اور نیکیاں کریں ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ خدا کو سادہ نہ سمجھ لے کہ وہ مکر و فریب میں آجائے گا جو شخص سفلہ طبع ہو کر خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتا ہے اور نیکی اور راستبازی کی چادر کے نیچے فریب کرتا ہے وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ اسے اور بھی رسوا کرے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں (عبادت) میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ (عبادت) توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰ یا ۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا اس پر اسے سخت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۸۲)

بچوں کو وسیع حوصلگی اور چیزوں کی قدر کرنا سکھائیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

محض زبان میں نرمی پیدا کرنا کافی نہیں جب تک حوصلہ بلند نہ کیا جائے اور وسیع حوصلگی جماعت کے لئے آئندہ بہت ہی کام آنے والی چیز ہے جس کے غیر معمولی فوائد ہمیں اندرونی طور پر اور بیرونی طور پر بھی نصیب ہو سکتے ہیں لیکن وسیع حوصلگی کا یہ مطلب نہیں کہ ہر نقصان کو برداشت کیا جائے اور نقصان کی پرواہ نہ کی جائے۔ یہ ایک فرق ہے جو میں کھول کر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اس کو سمجھ کر ان دونوں باتوں کے درمیان توازن کرنا پڑے گا۔

نقصان ایک بری چیز ہے۔ اگر نقصان کا رجحان بچوں میں پیدا ہو تو ان کو سمجھانا اور عقل دینا اور یہ بات ان کے ذہن نشین کرنا بہت ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا فرمائی ہیں' وہ ہمارے فائدہ کے لئے ہیں اور ہمیں چاہئے کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز کا بھی نقصان نہ ہو۔ وضوء کرتے وقت پانی کا بھی نقصان نہیں ہونا چاہئے۔ منہ ہاتھ دھوتے وقت پانی کا نقصان نہیں ہونا چاہئے۔ برتن دھوتے وقت پانی کا نقصان نہیں ہونا چاہئے۔ کپڑے دھوتے وقت پانی کا نقصان نہیں ہونا چاہئے۔ صرف ایک پانی ہی کو لے لیں تو آپ دیکھیں گے کہ ہماری قوم میں اور بعض ترقی یافتہ قوموں میں بھی نقصان کا کتنا رجحان ہے۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ ٹوٹیاں کھول کر کھڑے ہو جاتے ہیں' ان کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ گرم پانی یا ٹھنڈا پانی' جیسا بھی ہے' وہ اکثر ضائع ہو رہا ہے اور بہت تھوڑا ان کے کام آ رہا ہے' حالانکہ پانی خدا تعالیٰ کی ایک ایسی نعمت ہے جس کی قدر کرنا ضروری ہے اور قطع نظر اس سے

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ مکرم فیروز عالم صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیٹی پیدائش کے وقت سے ہی بعض پیچیدگیوں کا شکار ہو گئی تھی۔ بچی کی عمر ۳ سال ۵ ماہ ہو گئی ہے مگر سہارے کے بغیر چل نہیں سکتی' بول نہیں سکتی' پکڑ نہیں سکتی' کوئی چیز چبا نہیں سکتی۔

بچی کا علاج جاری ہے۔ معمولی افاقہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ تاہم بچی کی جلد از جلد کامل صحت یابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

(وکالت وقف نو)

○ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب امیر ضلع مظفر گڑھ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی طارق منصور احمد کے ہاں ۲۷- جون ۱۹۹۵ء کو توام بیٹے پیدا ہوئے تھے یکم جولائی کو یرقان کی وجہ سے بچوں کو ہسپتال داخل کروانا پڑا ۲- جولائی کو ایک بچے کی وفات ہو گئی دوسرا بچہ ابھی ہسپتال میں داخل ہے احباب سے اس بچے کی کامل و عاجل شفاء یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری محمد الدین عادل آف ادرحماں ضلع سرگودھا حال ۴/۴۹ دارالعلوم غربی ربوہ میں ۸- جولائی ۹۵ء بروز ہفتہ صبح اڑھائی بجے وفات پا گئی ہیں۔ موصوفہ چوہدری ناز احمد صاحب ناصر نیشنل آڈیٹر جرمنی مقیم فرینکفرٹ کی والدہ اور چوہدری احمد علی صاحب سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی چچی اور خوش دامن تھیں ۹- جولائی ۹۵ء کو بعد عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا اور موصیہ ہونے کے بنا پر بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید نے دعا کرائی احباب جماعت دعا کریں مولا کریم موصوفہ کو غریق رحمت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ "ضروری ہے ایسے بچوں (یعنی واقفین نو) کو اپنے تدریسی مطالعہ کے علاوہ مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تم نیک بن جاؤ تا خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر ٹھہرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

12- وفا 1374 ھش — 12 - جولائی 1995ء

علم کا حصول

علم حاصل کرنے کے دو بڑے ذریعے ہیں ایک کان اور دوسرے آنکھ۔ ہم سنتے ہیں اور ہمارے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں اور ہمارے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور دیکھنے میں پڑھنا بھی شامل ہے۔ چاہے ہم دیکھ کر پڑھیں یا ہاتھوں کی انگلیوں سے ابھرے ہوئے نقاط سے علم حاصل کریں۔ لیکن ہیں یہی دو بڑے بڑے طریق۔ پس ہمیں سننا بھی چاہئے اور ہمیں دیکھنا بھی چاہئے۔ یعنی کان بھی کھلے رکھنے چاہئیں اور آنکھیں بھی کھلی رکھنی چاہئیں۔ ضروری نہیں کہ صرف کتابیں پڑھ کر ہی علم حاصل کیا جائے۔ اگرچہ کتابیں علم کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہیں اتنا بڑا ذخیرہ کہ اس کا اندازہ لگانا بھی محال ہے۔ جب سے فن تحریر رائج ہوا ہے اور جب سے کتابوں کا شائع کیا جانا ممکن ہوا ہے۔ کروڑوں نہیں اربوں کی تعداد میں کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ اور یہ کتابیں ہر بات کے متعلق ہیں۔ ہر ہر قسم کا علم ان میں موجود ہے۔ اور اس علم کو ہم آنکھوں ہی کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں۔ پس کتابوں کو پڑھ کر بھی خاصا زیادہ علم حاصل کیا جا سکتا ہے اور ہمیں یقیناً کتابیں پڑھنی چاہئیں۔

علم ہمارے لئے زندگی کے ہر شعبے میں روشنی کا کام دیتا ہے۔ ہم اس سے اپنی زندگی کی راہیں متعین کرتے ہیں۔ ہم اس سے اپنے متعلق اور دوسروں کے متعلق ان باتوں کو زیر عمل لاتے ہیں جو سب کے لئے مفید ہوں۔ پس علم کا حصول انتہائی ضروری ہے چاہے کسی طرح ہو۔ کان سے یا آنکھ سے یا ہاتھ سے یا کسی اور بھی طرح سے۔ یہ علم ہی ہے جو ہماری دنیوی اور دینی زندگی کی قندیل کہلا سکتا ہے۔ اگر جسمانی طور پر دیکھا جائے تو جوں جوں انسان کا علم بڑھتا گیا ہے اس کے لئے آسانیاں پیدا ہوتی رہی ہیں۔ جسمانی امراض کا علاج آج سے کچھ عرصہ پہلے کوئی اتنا زیادہ معلوم نہ تھا۔ بہت سی بیماریوں کو لاعلاج کہہ دیا جاتا تھا۔ اور وہ اس لئے کہ ان کے علاج کا علم نہیں تھا۔ اب شائد ہی کوئی ایسی بیماری ہو جسے لاعلاج کہا جاتا ہو۔ ایسا تو ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے کسی نئی بیماری کو لاعلاج قرار دے دیا جاتا ہے لیکن جوں جوں وقت گزرتا ہے اور جوں جوں ہمارا علم بڑھتا ہے ہم اس بیماری کا علاج بھی معلوم کر لیتے ہیں جسے پہلے لاعلاج کہا جاتا تھا۔

آخر علم حاصل کرنے میں وقت لگتا ہے۔ لیکن جب ہم کوشش کرتے ہیں اور وقت صرف کرتے ہیں اور ہمارا علم آگے بڑھتا ہے تو ہمیں بہت سی ایسی معلومات مل جاتی ہیں جو ہمارے کام آتی ہیں اور جو نہ ہونے کی وجہ سے ہم تکلیف دہ زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ دنیوی امور میں بھی یہی بات دیکھی گئی ہے اور دینی امور میں بھی۔ دینی امور میں بھی جب تک انسان کو بہت کچھ پتہ نہ ہو وہ آگے نہیں نکل سکتا اور کہا جا سکتا ہے کہ بہت سا فرق جو لوگوں میں پایا جاتا ہے یعنی دینی لحاظ سے اس کی بنیاد ان کے علم کی کمی یا زیادتی ہے۔ اگرچہ اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بہت سے لوگ علم ہونے کے باوجود عمل سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ لیکن اکثریت ایسی ہے جو اپنے علم کو عمل میں لاتی ہے۔ اور روحانی زندگی میں جوں جوں اس کا علم بڑھتا ہے۔ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ علم سے محرومی ترقی سے محرومی ہے۔ پس ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم دنیاوی امور کے لئے بھی اور دینی امور کے لئے بھی علم حاصل کرتے رہیں۔ اور علم کو عمل میں تبدیل کرتے رہیں یعنی علم سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے جو کچھ ہم جانتے ہیں اس کے مطابق عمل بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق ارزانی کرے۔

O

اِک عمر سے وِلدادہ ہوں مَیں حُسنِ حرم کا
اعجاز ہے یہ میری محبت کے بھرم کا

دل سدرہ و طوبیٰ سے ورے رہ نہیں سکتا
ملتا ہے وہاں تک تو پتہ نقشِ قدم کا

سنتے ہیں مری بات بڑے شوق سے لیکن
مُشتاق ہوں مَیں ان کے تکلّم کے کرم کا

ملتے ہیں کئی سنگ بدست اب بھی سرِ رہ
بدلا نہیں انداز ابھی ان کے ستم کا

جھولی میں مری ڈال رہے ہیں وہ ستارے
انجام یہی ہو نہ مرے قصۂ غم کا

لَوٹ آئیں وہ اور ہم پہ اُٹھا رکھیں وہ یہ بات
کفّارہ ہے کیا ان کے نہ آنے کی قسم کا

اُلفت میں فنا ہوں تو نسیم اَیسے فنا ہوں
اِحساس ہی مٹ جائے وجود اور عدم کا

نسیم سیفی

1986ء

"جو شخص دعویٰ سے کہتا ہے کہ میں گناہ سے بچتا ہوں وہ جھوٹا ہے۔ جہاں شیرینی ہوتی ہے وہاں چیونٹیاں ضرور آتی ہیں۔ اسی طرح نفس کے تقاضے تو ساتھ لگے ہی ہیں ان سے نجات کیا ہو سکتی ہے؟ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا ہاتھ نہ ہو تو انسان گناہ سے نہیں بچ سکتا۔"

جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔

چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (-) تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت اڑھائی روپیہ

اونٹ کے گھٹنے کو باندھو اور خدا پر چھوڑ دو
یوں توکّل کی طرف احساس اپنا موڑ دو
آسرا جب مل رہا ہو آسماں کی سمت سے
اس زمیں سے جو ملے اس آسرے کو توڑ دو

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک موقع پر فرمایا:

"کوئی اکیلا انسان کسی کام دین یا دنیا کا انجام دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کوئی کام دینی ہو یا دنیوی بغیر معاونت باہمی کے چل ہی نہیں سکتا ......

جس قدر جلیل القدر کام ہیں اور جن کی علت غائی کوئی فائدہ عظیمہ جمہوری ہے وہ تو بجز جمہوری اعانت کے کسی طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتے اور صرف ایک ہی شخص ان کا متحمل ہرگز نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی ہوا"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۲۶)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دست و بازو بن کر جن خوش نصیبوں کو آپ کے زمانہ (حیات) میں خدمت سلسلہ کی توفیق ملی ان میں ایک بہت ہی اہم اور نمایاں شخصیت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی ہے اس بارے میں اختلاف ہے کہ انہوں نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کی پہلی بیعت کے موقع پر ہی احمدیت قبول کی تھی یا تھوڑی دیر بعد کی تھی۔ اگرچہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی کا خیال یہی ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہی بیعت کر لی تھی تاہم حضرت امام جماعت الاول حکیم نورالدین صاحب کی طرح گھر بار چھوڑ کر آخر ۱۸۹۲ء میں وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس خدمت کے جذبہ سے قادیان میں حاضر ہو گئے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا نہ صرف عملی ثبوت دیا بلکہ حضرت بانی سلسلہ کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کی غیر معمولی توفیق پائی۔

قادیان پہنچ کر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو غیر معمولی خدمات کی توفیق ملی اور انہیں کلام الٰہی کے علوم میں کمال دسترس حاصل تھی اور ان میں ایک نمایاں بات یہ بھی تھی کہ وہ اس زمانے میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کے مریدوں میں واحد شخصیت تھے جنہیں چار زبانوں پر عبور تھا عربی، فارسی، اردو اور انگریزی چاروں زبانوں پر انہیں دسترس حاصل تھی۔ چنانچہ ان کے بارہ میں ایک موقع پر حضرت امام اول نے فرمایا:

"مولوی عبدالکریم صاحب جب پہلے مجھ سے ملے تو ان کی بہت چھوٹی عمر تھی پتلے دبلے اور بہت صاف دل تھے۔ میں نے ان سے جموں میں کہا کہ میرے پاس آیا کرو۔ مولوی عبدالکریم چار زبانیں جانتے تھے۔ انگریزی، عربی، فارسی، اردو۔ میں نے تو اس وقت تک اپنی جماعت میں کوئی شخص دیکھا نہیں جو ان کی طرح چار زبانیں اچھی طرح جانتا ہو"۔

(۱۰۔ اگست ۱۹۰۸ء مرقاۃ الیقین ص ۲۲۳)

اسی لئے انہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعض تحریروں کا ترجمہ کرنے کی توفیق نصیب ہوئی چنانچہ آئینہ کمالات (....) کے عربی حصہ کا فارسی ترجمہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا ہی ہے اسی طرح "ایام الصلح" کا اردو سے فارسی ترجمہ بھی انہی کا ہے اور بھی کئی تراجم کئے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بہت خوش الحانی سے کلام پاک پڑھتے تھے ان کی تلاوت سن کر راہ چلتے ہوئے مسافر رک جایا کرتے تھے کلام الٰہی کے علوم پر بھی انہیں بہت دسترس حاصل تھی۔ ان کی تحریر اور تقریر کمال درجے کی تھی بڑی پرشوکت آواز تھی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ بے حد عشق تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی ان کے ساتھ بے حد محبت تھی اور کامل اعتماد تھا چنانچہ انہی خوبیوں کے باعث کئی موقعوں پر انہیں حضرت صاحب کی نمائندگی میں حضرت صاحب کے مضامین پڑھ کر سنانے کی سعادت نصیب ہوئی ان میں سے دو اہم مواقع یہ ہیں۔

۱۔ جلسہ مذاہب عالم لاہور دسمبر ۱۸۹۶ء

۲۔ پبلک لیکچر سیالکوٹ ۱۹۰۴ء

۱۔ جلسہ مذاہب اعظم جملہ مذاہب عالم کے مذہبی لیڈروں کو اپنی اپنی آسمانی کتاب کے کمالات ثابت کرنے کے لئے پانچ سوالوں کے جواب میں پیش کرنے کے لئے منعقد کیا گیا (سوال نمبر ۱ انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتیں سوال نمبر ۲ انسان کی دنیوی زندگی کے بعد کی حالت سوال نمبر ۳ دنیا میں انسان کی ہستی کی غرض کیا ہے اور وہ کس طرح پوری ہو سکتی ہے سوال نمبر ۴ علم یعنی گیان و معرفت کے ذرائع کیا کیا ہیں؟) حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مضمون "......اصول کی فلاسفی" جب پڑھنا شروع کیا تو لوگوں پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی ہر طرف سے تحسین و آفرین کے نعرے بلند ہو رہے تھے مضمون مقررہ وقت میں ختم نہ ہو سکنے کے باعث لوگوں نے اصرار کیا کہ جلسہ کا ایک دن اور بڑھایا جائے چنانچہ جلسہ کے منتظمین (موڈریٹر صاحبان بشمول رائے بہادر پرتول چند جج چیف کورٹ پنجاب، خان بہادر خدا بخش صاحب جج سمال کاز کورٹ لاہور، رائے بہادر پنڈت رادھاشن کول پلیڈر چیف کورٹ، حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب بھیروی، رائے بہادر بھوانی داس ایم اے سیٹلمنٹ آفیسر جہلم اور سردار جواہر سنگھ سیکرٹری خالصہ کالج کمیٹی لاہور) نے مجبور ہو کر ایک دن اور بڑھا دیا اس موقع پر جہاں "مضمون بالا رہا" کی صدائے بازگشت ہر طرف سے سنی گئی وہاں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے طرز بیان کو بہت پسند کیا گیا۔

ایک اخبار نے لکھا "ان لیکچروں میں سب سے عمدہ لیکچر جو جلسہ کی روح رواں تھا مرزا غلام احمد قادیانی کا لیکچر تھا جس کو مشہور فصیح البیان مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے پڑھا یہ لیکچر دو دن میں تمام ہوا ۲۷ دسمبر (۱۸۹۶ء) کو قریباً چار گھنٹے اور ۲۹ دسمبر (۱۸۹۶ء) کو دو گھنٹے تک ہوتا رہا کل چھ گھنٹے میں یہ لیکچر تمام ہوا جو سو صفحے کلاں تک ہوگا غرضیکہ مولوی عبدالکریم صاحب نے یہ لیکچر شروع کیا اور کیسا شروع کیا کہ تمام سامعین لٹو ہو گئے فقرہ فقرہ پر صدائے آفرین و تحسین بلند تھی اور بسا اوقات ایک ایک فقرہ کو دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین کی طرف سے فرمائش کی جاتی تھی عمر بھر ہمارے کانوں نے ایسا خوش آئند لیکچر نہیں سنا"

(اخبار چودھویں صدی۔ راولپنڈی یکم فروری ۱۸۹۷ء)

۲۔ سیالکوٹ میں ہزارہا لوگوں کے مجمع میں بھی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت مولانا نور الدین صاحب بھیروی کی موجودگی میں حضرت صاحب کا لیکچر پڑھا شہر کے معززین کی رائے تھی کہ سیالکوٹ کی سرزمین پر کسی اور لیکچر میں اتنا بڑا ہجوم نظر نہیں آیا۔

ایک بار حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی خوش الحانی اور دینی خدمت کے جذبہ کے تحت فونوگراف میں حضرت مولوی صاحب سیالکوٹی کی آواز میں کلام الٰہی کی تلاوت اور حضرت صاحب کے چند اشعار ریکارڈ کروائے گئے اور آریوں میں ان کے ذریعے دعوت الی اللہ کی گئی۔

آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

بعض اہم سفروں میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو اپنے ساتھ لے جاتے یا ان کے ذریعے بعض انتظامات کرواتے مثلاً ۱۸۹۲ء کے شروع میں حضرت صاحب کو لاہور سے سیالکوٹ آنے کی دعوت دی گئی آپ نے حضرت مولوی صاحب کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا اور بعد میں آپ خود فروری ۱۸۹۲ء کے دوسرے ہفتے سیالکوٹ تشریف لے گئے

خطبہ (۔) جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۰ء کو عید.... کے موقع پر ارشاد فرمایا آپ کا ایک شاندار علمی اعجاز ہے بظاہر اس کے محرک حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ہی تھے کیونکہ لکھا ہے کہ عید کے روز علی الصبح مولوی صاحب حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں آج خصوصیت سے عرض کرنے آیا ہوں کہ (پیارے آقا) تقریر ضرور کریں خواہ چند فقرے ہی ہوں "حضرت صاحب نے فرمایا" خدا نے بھی یہی حکم دیا ہے" ..... چنانچہ عید حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھائی اور خطبہ کے لئے حضرت صاحب کھڑے ہوئے پہلے خطبہ اردو زبان میں دیا پھر فرمایا کہ اب میں عربی زبان میں کچھ کہنا چاہتا ہوں مولوی نور الدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب میرے نزدیک ہو کر بیٹھ جائیں اور خطبہ کے الفاظ نوٹ کرتے جائیں" چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

قادیان میں حضرت صاحب کے ارشاد پر عبادات کی امامت اور خطبات عموماً حضرت مولوی نور الدین صاحب یا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے ذمہ ہوتے تھے اور اس فرض کو ان ہر دو بزرگوں نے خوب نبھایا ان کے علم و فضل میں کسی کو کلام نہ تھا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بڑی جلالی شان تھی اور بے حد قائدانہ صلاحیتیں تھیں انہیں "لیڈر" کا خطاب دیا گیا جس کی اطلاع حضرت صاحب کو اللہ نے دی لیکن یہ سب کچھ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روحانی قوت کے نتیجہ میں تھا ایک مرتبہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا "اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے مرزا صاحب کو مانا صادق سمجھا بہت اچھا کیا لیکن کیا اس غرض و غایت کو سمجھا کہ آپ کیوں آئے؟ وہ دنیا میں کیا کرنا چاہتا ہے؟ اس کی غرض یا اس کا مقصد میری تقریروں سے یا مولوی عبدالکریم کے خطبوں سے یا کسی اور کی مضمون نویسیوں سے معلوم نہیں ہو سکتی اور نہ ہم اس غرض اور مقصد کو پورے طور پر بیان کرنے کی قدرت رکھتے ہیں" یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب اور حضرت مولانا عبدالکریم صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دو ہاتھ تھے جنہیں اللہ کی مشیت نے یہ خاص شرف بخشا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو جو گہری محبت حضرت بانی سلسلہ سے تھی اس کا اظہار انہوں نے سیرت پر ایک کتابچہ لکھ کر بھی کیا ان کی تحریر اور تقریر دونوں ہی بہت علمی اور فاضلانہ ہوتی تھی سیرت کے دیباچہ میں انہوں نے تحریر فرمایا "اس رسالہ کی تالیف سے میری اصل غرض جو میرے ذرہ ذرہ وجود میں خمیر کی گئی ہے اور جس کی اشاعت کے لئے میرے بال بال میں جوش ڈالا گیا ہے یہ ہے کہ میں دکھا دوں کہ وہ شخص کیسا ہونا چاہئے جس کے ہاتھ میں ہم ایمان جیسی گرامی قدر امانت سپرد کریں.....

غرض حضرت مولوی عبدالکریم صاحب

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اکثر باتیں تجربہ سے سمجھ آتی ہیں شروع شروع میں کہا جاتا تھا کہ نائیجیریا میں بڑی مذہبی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ باپ بد مذہب ہے۔ ایک بیٹا عیسائی ہے۔ اس کی بیوی مسلمان ہے۔ دوسرا بیٹا مسلمان ہے۔ اس کی بیوی عیسائی ہے۔ اور یہ سب لوگ بڑی بشاشت کے ساتھ ایک دوسرے سے حسن سلوک کرتے ہوئے ایک ہی گھر میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ایک عرصہ تک باہر سے جانے والے لوگ اس بات کی بڑی تعریف کرتے رہے۔ اسے مثال کے طور پر پیش کرتے رہے۔ یہ ہم آہنگی تو فطری تھی۔ اور واقعی مثال کے طور پر پیش کی جانے والی۔ لیکن جب حالات بدلتے ہیں اور ان کی شدت انسانوں کو مجبور کرتی ہے تو ایسی فطری باتیں بھی زد میں آجاتی ہیں۔ چنانچہ نائیجیریا کو آزادی ملنے سے چند سال پہلے ایک پولیٹیکل پارٹی تشکیل دی گئی جو نائیجیریا کی سب سے بڑی اور سب سے پرانی پولیٹیکل پارٹی کی مخالفت کو اپنا مقصود بنا کر منصہ شہود پر ظاہر ہوئی تھی۔ اس پارٹی نے یہ اصول اختیار کیا کہ اس کے ساتھ ساتھ ایک لسانی پارٹی بھی ہونی چاہئے اصل پارٹی تو ایکشن گروپ کہلاتی تھی اس کی لسانی پارٹی ایگبے اومواوڈو ڈووا کہلاتی تھی۔ ایگبے اومواوڈو ڈووا میں مذہب کی کوئی تمیز نہ تھی یہ ان کے جد اعلیٰ اوڈوڈووا کے نام پر قائم کی گئی تھی لیکن بہرحال کچھ ایسے اختلافات پیدا ہوئے کہ مسلمانوں نے الگ اپنی ایک مسلم لیگ بنالی۔ اور جو سیاسی پارٹی ایگبے اومواوڈو ڈووا کی تشکیل کا باعث تھی اس نے مسلم لیگ کی اتنی مخالفت کی کہ یہ بات اکثر سننے میں آتی تھی کہ اگر کہیں مسلم لیگ کا جلسہ ہو رہا ہو تو اس کے اوپر سے ٹرک گذار دئے جاتے تھے۔ یہ بات درست تھی یا نہیں لیکن خبر یا افواہ کی طرح سارے ملک میں پھیلی ہوئی تھی۔

اس مسلم لیگ کے علاوہ ایک مسلم کانگریس آف نائیجیریا بھی تھی۔ اس کے سربراہ مسٹر عبدالرحیم سمتھ ایک زمانے میں (۱۹۱۹ء) میں قادیان بھی گئے تھے اور وہاں حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے بہت قریب رہے اور ان سے اردو زبان تھوڑی بہت سیکھ لی۔ مجھ سے بعض اوقات اردو زبان کے فقرے بول کر وہ قادیان میں قیام کی یاد تازہ کیا کرتے تھے۔ اس کے سیکرٹری ابادان کے ایک نہایت اچھے دیانت دار اور مخلص شخص مسٹر ایس۔ اشولا تھے۔ اور جب بھی انہیں کوئی اہم کام پڑتا تھا یہ مجھے بھی اپنے ساتھ بلا لیتے تھے۔ مسلم کانگریس کی کنسٹی ٹیوشن ہم نے مل کر مسٹر اشولا کے گھر میں بیٹھ کر بنائی۔ (اتبے کوٹا جو لیگوس کے قریب ہی ایک بہت اہم شہر ہے۔ اور جس کے چیف بادشاہ کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے) دو مسلمان گروہوں میں تھوڑی سی کھٹ پٹ شروع ہوئی اور اتبے کوٹا کے چیف نے مناسب سمجھا کہ مسلم کانگریس کو بلا کر تصفیہ کرا دیا جائے۔ وہ چاہتے یہ تھے کہ دونوں گروہ اپنی اپنی جگہ پر قائم رہیں اور جہاں مسلمانوں کو کوئی خاص کام سرانجام دینا ہو وہاں ایک بار ایک گروہ کو موقع دیا جائے اور دوسری بار دوسرے گروہ کو۔ اتبے کوٹا کے چیف میرے اخباری تعلقات کی وجہ سے مجھے جانتے تھے اور اس لئے بھی کہ میں ریڈیو پر اکثر تقاریر کرتا تھا۔ انہوں نے اس مناقشے کے سلسلے میں مجھے بھی مدعو کر لیا۔ چنانچہ میں نے ان کی موجودگی میں جو تقریر کی۔ اس میں اس بات پر زور دیا کہ اگرچہ لوگ آپ کے سامنے یہ کہنا پسند نہیں کریں گے یا اس کی جرات نہیں کریں گے۔ لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے ان دونوں گروہوں کی آپس میں اس طرح صلح ہونی چاہئے کہ پھر تفریق باقی نہ رہے۔

یہ اجلاس اتبے کوٹا کے سینیٹری ہال میں منعقد کیا گیا۔ محترم چیف صاحب بھی حاضر تھے وہ دونوں گروہ بھی جن کا آپس میں مناقشہ تھا حاضر تھے۔ اور مسلم کانگریس آف نائیجیریا کے صدر اور سیکرٹری اور کچھ اور عہدہ دار بھی موجود تھے۔ اور خدمت خلق اور بعض دیگر کاموں میں جماعت کے پیش پیش ہونے کی وجہ سے مجھے بھی مدعو کر لیا گیا تھا۔ چنانچہ میں بھی وہاں موجود تھا۔ فیصلہ تو یہی قائم رہا کہ دونوں گروہ باری باری کام کیا کریں۔ لیکن بہرحال مجھے یہ کہنے کا موقعہ ضرور ملا کہ اس طرح مناقشہ ختم نہیں ہو سکتا۔ مناقشہ ختم ہونے کی صرف یہ صورت ہے کہ یہ لوگ آپس میں تہہ دل سے صلح کر لیں اور ایک ہو جائیں۔

بہرحال سینیٹری ہال کے باہر اس اجلاس سے تھوڑی دیر قبل جو تصویر لی گئی ہی اس وقت پیش نظر ہے۔ اس تصویر میں مسٹر عبدالرحیم سمتھ بھی ہیں اور کانگریس کے سیکرٹری مسٹر اشولا بھی۔ اور خاکسار اور مولانا مبارک احمد ساقی بھی موجود ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذہب یا مسلک میں اختلاف کے باوجود آخر ایک مسلک کے لوگ اسی ملک کے باشندے ہونے کی وجہ سے ایک قومیت تو ہوتے ہی ہیں۔ اور جب تک اختلافات کو صفائی کے ساتھ نہ نبٹایا جائے۔ اور تہہ دل سے صلح نہ کرلی جائے اس وقت تک قومیت میں بھی دراڑیں پڑنے لگتی ہیں۔ کسی کا مذہب کچھ ہی ہو۔ اگر وہ آپ کی خدمت کر رہا ہے تو اسے کرنے دیجئے۔ اگر وہ آپ کے کام آسکتا ہے تو اس سے کام لیجئے۔ اگر آپ اس کے کام آسکتے ہیں تو اس کے کام آیئے۔ یہی قومیت کا راز ہے۔ قومیت سے مراد سارے ملک کے باشندوں کی ایک قومیت ہے۔ ایسا ہو تو ہر ملک جلد جلد ترقی کرنے لگے لیکن اگر ایک مذہب دوسرے مذہب سے لڑے۔ ایک مسلک دوسرے مسلک سے لڑے اور افتراق و اشتقاق پیدا کر دیا جائے تو چاہے اس کی حدود نہ بھی بہت وسیع ہوں تو چونکہ کئی ایک دائرے وجود میں آجائیں گے اس لئے ملک کی سالمیت' اس کے استحکام' اور اس کی ترقی پر برا اثر پڑے گا۔

یہ تصویر اس بات کی یاد دلاتی ہے کہ اتبے کوٹا کے چیف کے سامنے جو تقاریر کی گئیں ان کا مقصد یہ تھا کہ آپس کے مناقشات ختم کئے جائیں اور ہونا بھی یہی چاہئے۔۔ اس اجلاس کے بعد اتبے کوٹا کے چیف صاحب سے ملاقات کا موقعہ ملا اور یہ ملاقات دوستی کو مزید مستحکم کرنے کا باعث بنی۔

"گلدستہ......"

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی نے دس سال سے تیرہ سال تک کی عمر کے بچوں کا نصاب گلدستہ کے نام سے شائع کیا تھا۔ اس کا تعارف پہلے شائع کیا جا چکا ہے۔

اب ہم اس کے بعض اقتباسات قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ کے متعلق بات کی جاتی ہے۔

ماں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت مبارکہ پر بات آگے بڑھانے سے پہلے پیدائش سے نبوت ملنے تک کے واقعات مختصراً دہرا لیتے ہیں۔

بچہ۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دادا عبدالمطلب کی وفات کے بعد آپ کی پرورش کی ذمہ داری حضرت ابو طالب نے سنبھال لی۔ ان کے ساتھ شام کے سفر میں بحیرہ راہب والا واقعہ پیش آیا۔ ۱۵ سال کی عمر میں حرب فجار میں شرکت کی۔ کعبہ کی تعمیر کے وقت پتھر اٹھا اٹھا کر دیتے رہے۔ بچپن میں بکریاں چرائیں۔

ماں۔ بڑے ہو کر کیا پیشہ اختیار کیا۔

بچہ۔ اپنے چچا کے ساتھ تجارت کا کام کیا۔ حضرت خدیجہؓ سے نکاح ۲۵ سال کی عمر میں ہوا حجر اسود رکھنے کا مشہور واقعہ ہوا۔

ماں۔ حلف الفضول کے معاہدہ میں شرکت فرمائی اپنے پروردگار کی یاد میں غار حرا میں وقت گزارنے لگے۔

بچہ۔ وہیں حضرت جبرائیلؑ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا کہ آپؐ پوری دنیا کی ہدایت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ مجھے وہ الفاظ بتائیں جو نبوت کا پیغام تھے۔

ماں۔ یہ قرآن پاک کی سورۃ علق کی ابتدائی آیات ہیں ترجمہ۔ پڑھ (یا پیغام پہنچا) اپنے رب کے نام سے جس نے سب چیزوں کو بنایا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پیغام پہنچا۔ تیرا رب بڑی عزت اور شان والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ ایسا علم جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔ اس پیغام سے آپؐ پر عجیب کیفیت گزری۔ آپ گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ سے فرمایا مجھ پر کمبل اوڑھا دو۔ حضرت خدیجہؓ سے گھبراہٹ کی وجہ پوچھی۔ تو آپؐ نے سارا ماجرا سنایا۔ حضرت خدیجہؓ سمجھدار خاتون تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی اور کہا آپؐ اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔ یہ کوئی غیر معمولی واقعہ ہے۔ میرے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل مذہبی علم رکھتے ہیں۔ توریت اور زبور کے عالم ہیں۔ ان کو جا کر ساری بات بتاتے ہیں۔

بچہ۔ ورقہ بن نوفل کا مذہب کیا تھا۔

ماں۔ عیسائی تھے اور جانتے تھے کہ ایک بہت بڑی شان والا نبی آنے والا ہے۔ آپ فوراً سمجھ گئے اور آپؐ کو بتایا کہ آپؐ کے پاس وہی فرشتہ آیا ہے جو حضرت موسیٰؑ پر وحی لایا تھا۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے نبوت عطا فرمائی ہے۔ اور نبیوں کو ان کی قومیں بہت تکلیفیں دیا کرتی ہیں۔ آپ کو بھی آپ کی قوم وطن سے نکال دے گی۔

بچہ۔ اس کا مطلب ہے کہ جب رسول پاک ﷺ کو نبوت ملی تو سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ نے آپ کو سچا مانا۔

ماں۔ جی ہاں اسی لئے ہم سب سے پہلے ایمان لانے والوں کا نام لیتے ہیں تو عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ مردوں' میں سب سے پہلے آپ کے دوست ابوبکر صدیقؓ پھر آپ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثؓ اور بچوں میں آپ کے چچا زاد بھائی حضرت علیؓ آپ پر ایمان لائے۔

بچہ۔ ایمان لانے کا طریق کیا تھا۔

ماں۔ خدا تعالیٰ کے ایک ہونے پر ایمان لانا لا الہ الا اللہ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اس کا سچا نبی ماننا یعنی محمد رسول اللہ۔ حضرت جبرائیلؑ وقفے وقفے سے تشریف لاتے۔ اور آپ کو خدا تعالیٰ کا پیغام دیتے جو آپؐ اور آپؐ پر ایمان لانے والے دوسروں کو بتاتے رہے۔

بچہ۔ صرف ملنے جلنے والے دوستوں اور رشتہ داروں کو ہی پیغام دیتے۔

ماں۔ جی ہاں بچے اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا تھا۔ اس زمانے میں ایمان لانے والوں میں حضرت عثمانؓ بن عفان حضرت عبدالرحمانؓ عوف

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

ہراول دستہ

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم ماسٹر شیخ عبدالرحمان صاحب سابق مہر سنگھ ۱۹۰۴ء میں قادیان میں پیدا ہوئیں۔ آپ کا نام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے رکھا۔ آپ کی عمر نو سال کی تھی کہ آپ کے والد صاحب ماسٹر عبدالرحمان صاحب حضرت صاحب کے ارشاد پر تین سال کے لئے جزائر انڈیمان میں بطور ہیڈ ماسٹر بمع اہل و عیال گئے۔ اسی لئے وہ کالے پانی والے مشہور ہوئے تھے۔ اس وقت آپ کے تین بھائی اور ایک بہن (ڈاکٹر نذیر احمد' سردار بشیر احمد' سردار بشارت احمد صاحب اور ڈاکٹر سیدہ اختر نہایت کم عمر تھے) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے وہاں پرائیویٹ طور پر میٹرک کیا۔ باقی تعلیم پاکستان آنے پر مکمل ہوئی۔ آپ بہت ذہین تھیں۔ آپ کو تحصیل علم کا بھی بہت شوق تھا۔ طبیعت بہت سادہ تھی۔

لجنہ کی تنظیم قائم ہوئی تو آپ کو اس میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ لجنہ کی ابتدائی ۱۴۔ ممبرات میں سے آپ کا نمبر ۱۴ تھا۔ مدرستہ الخواتین کا اجراء ہوا تو آپ کو اس میں داخل ہو کر براہ راست حضرت صاحب سے دینی تربیت حاصل کرنے کا موقع ملا۔ آپ فرمایا کرتی تھیں کہ حضرت صاحب نے ہمیں بچوں کی تربیت کے لئے سکھایا کہ "بچوں کے سامنے کسی بھی طرح کا جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔ یعنی وہ دیکھو کوا آیا اور تمہاری فلاں چیز لے گیا۔ بچہ دیکھتا ہے کہ کوئی کوا نہیں آیا۔ میری ماں نے غلط کہا ہے۔ اس طرح بچہ جھوٹ سیکھ لیتا ہے۔ نیز یہ کہ بچوں کو کسی بھی جانور سے ڈرانا نہیں چاہئے مثلاً وہ بلی آئی۔ سو جاؤ۔ کتا کاٹے گا۔ چپ ہو جاؤ۔ اس طرح بچہ ڈرپوک بن جائے گا۔

(الفضل ۲۳ دسمبر ۱۹۹۰ء)

آپ تقریر اچھی کرتی تھیں۔ لجنہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ پہلے جلسہ سالانہ میں انتظام بیت کی ذمہ داری جن مستورات کے سپرد تھی ان میں آپ بھی شامل تھیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیرونی ممالک یورپ و امریکہ میں سات سال دعوت الی اللہ کے بعد وطن واپس تشریف لائے تو لجنہ نے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اس تقریب میں شامل ہونے والیوں میں مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بھی شامل تھیں۔

آپ کے میاں ماسٹر محمد حسن تاج صاحب بسلسلہ ملازمت بمبئی میں مقیم تھے۔ اس لئے بامر مجبوری شادی کے بعد آپ کو بمبئی جانا پڑا۔ آپ کی طبیعت دینی ماحول کی شیدائی اور عادی بن چکی تھی۔ اس لئے بمبئی میں دل نہ لگا۔ قادیان واپس آنے پر اصرار کرتی رہیں۔ آپ کے میاں نے توجہ ہٹانے کے لئے ایک گورنمنٹ سکول میں بطور ٹیچر رکھوا دیا۔ آپ اپنی گوناگوں خوبیوں اور قابلیت کی بناء پر ہیڈ مسٹریس بنا دی گئیں۔ سالانہ چھٹیوں میں قادیان آتی رہیں۔ مگر قادیان چھٹنے پر طبیعت بوجھل رہنے لگی۔ اور پھر بمبئی کی مرطوب آب و ہوا نے آپ کی صحت پر برا اثر ڈالا۔ آپ کی صحت دن بدن گرتی چلی گئی آپ کے سکول کا رزلٹ بہت اچھا ہوتا تھا مگر آٹھ سال بعد آخر آپ کو استعفیٰ دینا پڑا۔ اور قادیان آگئیں۔ مگر یہاں آکر بھی بیماری نے پیچھا نہ چھوڑا.... ۱۹۳۴ء میں بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہو گئیں پھر بعد میں فالج کی وجہ سے صاحب فراش ہو گئیں۔

اولاد اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ مگر افسوس چاروں بیٹے کم عمری میں فوت ہو گئے اور ایک بیٹی بھی پانچ سال زندہ رہ کر مختصر علالت کے بعد فوت ہو گئی۔ ایک بیٹی عزیزہ خورشید بی بی صاحبہ نے لمبی عمر پائی اور صغر سنی میں ہی اپنی والدہ کی خدمت کا موقعہ پایا۔

صاحب فراش ہونے کے باوجود آپ بیٹی کی تربیت سے غافل نہ ہوئیں۔..... امام جماعت سے دلی وابستگی رکھتی تھیں۔ آپ نے اپنی بیٹی کی تربیت کرنے کی ہر ممکن مساعی کی۔ گھر پر لیٹے لیٹے بیٹی کی پڑھائی میں مدد کرتیں۔ کپڑوں کی کٹائی سلائی اور کپڑا رنگنے والے رنگوں کو ملا کر نیا رنگ بنانے کی ماہر تھیں۔ بہت سے ہنر جانتی تھیں اور یہ ہنر اپنی بیٹی کو سکھانے کے لئے بے چین رہتی تھیں۔ آپ اپنی بیٹی کے دل میں امام جماعت کی عظمت اور محبت پیدا کرنے کے لئے اور اپنے لئے دعا کروانے کے لئے اپنی بیٹی کو ہر روز حضرت صاحب کی خدمت میں رقعہ لکھ کر پہنچانے کے لئے کہتیں۔ حضرت اماں جان بھی آپ سے بہت محبت کرتی تھیں۔ افسوس آپ کی عمر نے وفا نہ کی اور آپ گیارہ ستمبر ۱۹۴۳ء تیرہ رمضان المبارک میں وفات پا گئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

جس خدا سے تم منتیں کر کے اپنی مرادیں مانگتے ہو یاد رکھنا کہ وہ خدا تمہیں تعلیم دے رہا ہے کہ اپنے رحمی رشتوں کی حفاظت کرنا اور ان کا خیال رکھنا۔ ان دونوں باتوں کو اس طرح باندھ دیا گیا ہے کہ اگر کوئی عورت یا مرد دونوں میں سے جو بھی رحمی رشتوں کا لحاظ نہیں کرتا اور صلہ رحمی کی بجائے قطع رحمی اختیار کرتا ہے تو اس کے لئے پیغام ہے کہ تمہاری دعائیں قبول نہیں ہونگی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

محمد محمود طاہر- ایم اے (ابلاغیات)

کھیل اور کھلاڑی

کھیل ایک صحت مند تفریح ہی نہیں بلکہ اس سے جہاں آپ اپنی صحت کی ضمانت دے سکتے ہیں وہاں ایک صحت مند معاشرے کے قیام میں مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں اس لئے اپنے گردونواح میں کھیلوں کو فروغ دیجئے۔ ہمارے موجودہ امام الرابع باقاعدگی سے سیر کرتے ہیں جو ہمارے لئے قابل تقلید ہیں۔

کھیلوں کی دنیا کے اہم واقعات کی خبریں پیش ہیں۔

سکواش:۔ ورلڈ اوپن سکواش ٹورنامنٹ اس سال مصر کے شہر قاہرہ میں کھیلا جائے گا۔ پاکستان اس مقابلے کے لئے پر امید دکھائی دیتا ہے۔ پاکستانی ٹیم کی قیادت عالمی نمبر ایک جان شیر خان کریں گے۔ دوسرے کھلاڑیوں کا انتخاب پرفارمنس کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ کھلاڑی اس کے لئے محنت کر رہے ہیں۔

ٹینس:۔ دنیائے ٹینس کا اہم ترین اور معروف ٹورنامنٹ انگلینڈ میں ہونے والا ومبلڈن چیمپئن شپ کھیلا جا رہا ہے۔ مردوں میں پیٹ سمپراس اور آندرے اگاسی فائنل میں متوقع ہیں جبکہ عورتوں کے مقابلہ میں سٹیفی گراف فیورٹ ہے۔ تفصیلات اگلے کالم میں پیش کی جائیں گی۔

فٹ بال:۔ امریکہ نے امریکہ کپ ۱۹۹۵ء فٹ بال ٹورنامنٹ جیت لیا ہے۔ آخری میچ میں امریکہ اور کولمبیا کا میچ بغیر گول کے برابر رہا اس سے امریکہ کو ایک پوائنٹ مل گیا جبکہ امریکہ نائیجیریا اور میکسیکو کو پہلے ہی شکست دے چکا تھا اس طرح یہ ٹورنامنٹ جیت لیا۔ کولمبیا نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

کرکٹ:۔ (۱) پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کامیاب کپتان مشتاق محمد جو ایک عرصہ سے انگلستان میں مقیم ہیں کرکٹ حکام نے ان سے گفتگو کر کے انہیں پاکستان کرکٹ ٹیم کا مینجر تجویز کیا ہے۔ کرکٹ بورڈ کے اس فیصلہ کو پاکستان کے مختلف حلقوں میں سراہا جا رہا ہے اور اس کو پاکستان کے لئے خوش آئند اقدام قرار دیا ہے۔

(۲) لارڈز کے مقام پر دوسرے ٹسٹ میچ میں انگلستان نے ویسٹ انڈیز کو شکست دے دی۔ دوسری اننگ میں انگلینڈ کی طرف سے پہلا ٹسٹ کھیلنے والے فاسٹ باؤلر کارک (CORK) نے سات کھلاڑی آؤٹ کر کے انگلینڈ کی فتح میں نمایاں کردار ادا کیا۔

The Time Succeeds

Let mum be the word
Let lips be sealed
Let tales be hidden
And songs concealed

The wasp of Time
Has a poisonous sting
Its bell is muffled
It does not ring

But all that lives
And craves to live
With tales to tell
And songs to give

The wasp of Time
Does sting and show
That tales must die
And songs must go

Then why to sing
And tell our tales
If Time succeeds
And all else fails

SONGS OF THE SOUL

وقت کامیاب ہو جاتا ہے

خاموش رہنا چاہئے
ہونٹوں کو سی لینا چاہئے
کہانیوں کو چھپا دینا چاہئے
اور گیتوں کو بھی ظاہر نہیں کرنا چاہئے

وقت کی بھڑ کا ایک زہریلا ڈنک ہوتا ہے
اس کی گھنٹی ڈھکی ہوئی ہوتی ہے
اور اس کے بجنے کی آواز نہیں آتی
لیکن ہر وہ چیز جو زندہ ہے
اور زندہ رہنا چاہتی ہے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

شام اسرائیل بات چیت میں پیش رفت

بتایا گیا ہے کہ گزشتہ ہفتے واشنگٹن میں اسرائیل اور شام کی جو گفت و شنید قیام امن کے سلسلے میں ہوئی اس میں شام نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل اگر چاہتا ہے کہ شام بولان پہاڑیوں سے اپنی فوجیں ہٹالے اور اس طرح امن کا معاہدہ کرلے تو اسے چاہئے کہ چودہ کلو میٹر چوڑا ٹکڑا وہ فوجیوں سے پاک کردے یہ بات اسرائیل کے چیف آف سٹاف جنرل ایم۔ نوم۔ شاک نے گزشتہ کے روز اپنی کابینہ کو بتائی۔ انہوں نے کہا کہ انہیں یہ تجویز شام کے چیف آف سٹاف جنرل حکمت شہابی سے ملی ہے۔ شام چاہتا ہے کہ ہر کلو میٹر جو شام فوجیوں سے خالی کرے گا اس کے بدلے میں اسرائیل ۶۰۰ گز زمین خالی کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں ملکوں کی عالمی سرحد سے چودہ کلو میٹر دور چلا جائے۔ اسرائیل نے واشنگٹن میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ دونوں طرف انتباہی (Warning) سٹیشن قائم کئے جائیں۔ جبکہ دمشق میں حکومت کے روزنامے تشرین نے گزشتہ سوموار کے روز کہا کہ شام اس قسم کے انتباہی سٹیشن قائم کرنے کے خلاف ہے۔ شام نے یہ بھی کہا ہے کہ اس قسم کے انتباہی سٹیشن کا قیام امن کے متبادل نہیں ہو سکتا۔ اسے انصاف اور برابری کی سطح پر رکھنا چاہئے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جولائی کے وسط میں شام اور اسرائیل پھر فوجی گفتگو شروع کریں گے۔

OOO

پاکستان کو فوجی سازوسامان کی فراہمی

امریکہ کے اخبار واشنگٹن پوسٹ نے انکشاف کیا ہے کہ صدر بل کلنٹن نے کانگریس سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ انہیں اس بات کا اختیار دیا جائے کہ پاکستان کو ۳۶۸ ملین ڈالر کا فوجی سازوسامان دے سکیں۔ پاکستان نے ۱۹۸۹ء میں ایف۔ ۱۶۔ طیارے خریدنے کا معاہدہ کیا تھا اور اس سلسلے میں تقریباً ڈیڑھ ارب امریکی ڈالر ادا بھی کر دئے تھے جو کل ادائیگی کا ایک معتد بہ حصہ ہے۔ ۱۹۹۰ء میں پریسلر ترمیم جسے صدر جارج بش نے لاگو کیا تھا ایف ۱۶ طیاروں کی فروخت میں حائل ہو گئی۔ اور اسی طرح کچھ دیگر سامان بھی جو پاکستان نے مانگا ہوا تھا وہ امریکہ سے نہ مل سکا۔ اب بل کلنٹن نے اپنے اعلیٰ حکام کے ذریعے مقننہ سے یہ کہا ہے کہ انہیں اجازت دی جائے کہ وہ کچھ سامان پاکستان کو دے سکیں۔ واشنگٹن پوسٹ نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ ساری بات نتیجہ ہے محترمہ بے نظیر بھٹو کے دورے کا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ گزشتہ ماہ مسٹر کلنٹن نے لیری پریسلر کو ایک خط لکھا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ وہ اب چاہتے ہیں کہ فوجی سازو سامان پاکستان کو دیا جائے تاکہ دونوں ملکوں کے تعلقات مزید بہتر ہو سکیں۔

اسلامی کمیشن برائے اقتصادی ثقافتی اور سماجی معاملات

بتایا گیا ہے کہ انیسویں اسلامک کمیشن برائے اکنامک کلچرل اور سوشل افیئرز جس کا صدر مقام جدہ میں ہے نے ان تجاویز کو منظور کر لیا ہے جو پاکستان نے آئندہ اسلامک کانفرنس فار فارن منسٹرز کو پیش کرنے کے لئے بھیجی تھیں۔ ان تجاویز کا تعلق چرار شریف کے حادثے سے ہے۔ اور ان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کشمیریوں کی مدد کرنا انتہائی ضروری ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کمیشن نے چرار شریف کے انہدام کے متعلق تشویش کا اظہار کیا ہے۔ جس کے ساتھ ہی ۱۵۰۰ مکانات دکانیں اور ایک مسجد بھی چرار شریف میں منہدم کر دی گئی۔ یہ مزار ۵۳۵۔ سال پرانا ہے۔ اور اس کے انہدام سے کشمیری مسلمانوں کے اسلامی ورثہ پر زد پڑی ہے۔ کمیشن نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ تنظیم اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل نے کہا تھا کہ محاصرہ اٹھا لیا جائے لیکن اس بات کی پرواہ نہیں کی گئی۔ کمیشن نے عالمی برادری اور خاص طور پر تنظیم اسلامی کانفرنس کے اراکین کی توجہ اس بات کی طرف دلائی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے باشندوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ہر ممکن امداد پیش کی جائے۔

OOO

آئرلینڈ میں پھر فسادات

گزشتہ دنوں برطانیہ میں ایک فوجی سپاہی کو جسے ایک نوجوان کے بلفاسٹ میں قتل کرنے کے نتیجہ میں جیل میں بند کیا گیا تھا۔ رہا کر دیا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں انتہائی شدید فسادات پھوٹ پڑے کہا جاتا ہے کہ گزشتہ سال جب سے آئی۔ آر۔ اے۔ نے جنگ بندی کا معاہدہ کیا ہے یہ فسادات سب سے زیادہ شدت کے حامل تھے۔ نوجوانوں نے تجارتی گاڑیاں اغواء کر لیں اور احتجاج کے طور پر انہیں آگ لگادی۔ اس فوجی سپاہی نے اپنی قید کے دو سال پورے کر لئے تھے۔ ویسے قید عمر بھر کی تھی۔ آئرش وزیر اعظم جان برونٹن نے حکومت کے نام ایک سخت سا پیغام بھیجا اور کہا کہ ایک ہزار افراد جنہیں حراست میں لیا گیا ہے۔ ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا جانا چاہئے لیکن حکومت نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی کہتے ہیں کہ یہ بات تعلقات کو خراب کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ ہمارے لئے ہتک کا باعث ہے اور ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ قیام امن کی جو کوششیں کی جارہی ہیں ان پر برا اثر پڑے گا۔ ایسا کیوں کیا گیا کہ سینکڑوں قیدیوں میں سے ایک قیدی کو چھوڑ دیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے دوسروں سے بہتر سمجھا گیا اور اس طرح لوگوں کی تذلیل کی گئی۔ جس لڑکی کو اس فوجی نے ہلاک کیا تھا اس کے باپ نے کہا ہے کہ یہ بڑی افسوس ناک بات ہے کہ قتل کے بعد اسے آزاد کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لئے خاص قوانین بنائے گئے ہیں۔

OOO

یاد رفتگان

مکرم چوہدری غلام رسول صاحب

عبدالقدیر رازی

دار الحمد لاہور کے سپرنٹنڈنٹ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب بڑے دعا گو۔ عبادت کے پابند، کلام الٰہی سے انتہائی عقیدت و محبت رکھنے والے بزرگ تھے۔ آپ گزشتہ کئی سال سے بحیثیت سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل دار الحمد لاہور میں خدمات بجالا رہے تھے۔

آپ عبادت کی طرف بہت توجہ دیتے تھے۔ آپ روزانہ صبح تمام کمروں کے دروازے کھٹکھٹاتے اور اوپر والی ونگ میں کسی طالب علم کو بھیجتے کہ وہ دروازہ کھٹکھٹائے۔ آپ طلباء کو عبادت کی ادائیگی کی ہدایت بھی کرتے لیکن آپ کے ذہن میں یہ بات بھی ہوتی تھی کہ یہاں (دار الحمد) میں چونکہ سب بڑی کلاسز کے طلباء ہیں جو کہ رات دیر تک پڑھتے رہنے کی وجہ سے صبح عبادت کی سستی کر جاتے ہیں۔

چوہدری صاحب سب طلباء کو باری باری امام مقرر کرتے اور کہتے کہ یہ آپ کی ٹریننگ کی جگہ ہے اس لئے یہاں عبادت کرانا سیکھیں پھر آپ اگر کسی میں کوئی خامی دیکھتے تو اصلاح فوراً کر دیتے۔

آپ طلبہ کی مالی حیثیت کے مطابق انہیں چندہ کی تحریک کرتے اور خود تحریک جدید اور وقف جدید کا چندہ لیتے۔ جب ہم ہوسٹل کے واجبات جمع کرانے جاتے تو پیسے جو باقی بچ جاتے وہ آپ صدقہ و خیرات میں کاٹ لیتے۔ اس طرح خواہ پانچ، دس روپے ہی کیوں نہ ہوں آپ صدقہ دینے کی تحریک کرتے رہتے تاکہ طلبہ کی اس طرف توجہ رہے۔

آپ دعا کا پیکر تھے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ کسی طالب علم نے پیپر دینے جانا ہو، وہ آپ کو بتا کر جائے اور آپ دعا نہ کریں۔ واپسی پر پوچھتے کہ کیسا پیپر ہوا ہے اگر پیپر اچھا ہوا تو اللہ کا شکر ادا کرتے اور اگر کوئی کمی رہ گئی تو دعا کرتے۔ اور دعا کرنے اور سخت محنت کی تلقین کرتے۔ طلبہ کے اچھے رزلٹ پر خوش ہوتے اور اگر کوئی بھائی اعزازی کامیابی حاصل کرتا تو آپ سب کو بتاتے تاکہ طلبہ میں مسابقت کی روح پیدا ہو۔ آپ نے طلباء کی تفریح کے لئے ہوسٹل میں ٹیبل ٹینس کا سامان فراہم کیا ہوا تھا۔

آپ "وصیت" کرنے کی طلبہ کو تحریک کرتے آپ کی تحریک پر کئی خدام وصیت جیسے بابرکت نظام سے منسلک ہوئے۔

آپ بعد عصر روزانہ درس دیا کرتے تھے اور دوران درس خدام کو مختلف نصائح کرتے اور دعائیں سکھاتے اور بتاتے کہ میں نے جوانی میں بہت سی دعائیں یاد کیں جو اب تک مجھے یاد ہیں۔ ایک بار مجھے مضمون کے انتخاب میں دشواری تھی میری اس مشکل پر چوہدری صاحب نے مجھے دعا سکھائی اور محض دعا کے سبب خدا تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمائی۔ آپ جیسے نیک صفت انسان کے وجود کی برکتیں پورے دار الحمد کو پرنور بنائے رکھتی تھیں۔

آپ کے گھٹنے میں شدید درد رہتا تھا لیکن اس کے باوجود آپ عبادت پر باقاعدگی سے حاضر ہوتے جب آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہوتی تو اپنے کمرے کا دروازہ کھلا رکھتے اور کہتے کہ اونچی آواز میں عبادت کرائیں تاکہ مجھ تک آواز آ سکے اور کمرے میں باجماعت عبادت کرتے آپ قلیل علالت کے ساتھ مورخہ ۵ جون ۱۹۹۵ء کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے خدا تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 5

اور جس کے پاس کہانیاں ہیں
کہ وہ سنائے
اور گیت ہیں کہ وہ دنیا کو دے
وقت کی بھڑ ڈنک مارتی ہے اور یہ بات بتاتی ہے
کہ کہانیوں کو مرجانا چاہئے
اور گیتوں کو بھی منظر سے ہٹ جانا چاہئے
پھر گایا کیوں جائے
اور اپنی کہانیاں کیوں بیان کی جائیں
اگر وقت جیت جاتا ہے اور اس کے علاوہ ہر چیز ہار جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

سیالکوٹی کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا دست وبازو بن کر مقدور بھر خدمت کی توفیق ملی ہے غالباً جتنی خدمت خدا کی تقدیر میں ان کے لئے رکھی گئی تھی وہ پوری ہو چکی تھی بیعت کرنے کے پندرہ سال بعد تک وہ زندہ رہے پندرہ سال میں سے تیرہ سال وہ قادیان میں مستقل طور پر رہے اکتوبر ۱۹۰۵ء میں ان پر بیماری کا حملہ ہوا حضرت صاحب نے باپ سے بڑھ کر ان کا علاج معالجہ کروایا لیکن ان کی واپسی کا وقت آچکا تھا چنانچہ ۱۱۔اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ان کا قادیان میں انتقال ہو گیا حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنے اس نامور متبع کا خود جنازہ پڑھایا پہلے انہیں امانتاً قبرستان عام میں دفن کیا گیا اس کے بعد جلسہ سالانہ قادیان پر تابوت نکال کر دوبارہ جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اس طرح ان کی قبر بہشتی مقبرہ میں پہلی قبر ہے۔ قیامت تک پیدا ہونے والی نسلوں کے لئے جو بطور نشان ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان کی قبر پر ایک نظم کتبہ سنگ مرمر پر کندہ کروائی جس میں ان کی خوبیوں کا ذکر فرمایا

بقیہ صفحہ 4

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص ؓ حضرت زبیرؓ بن العوام اور حضرت طلحہؓ بن عبداللہ بھی شامل تھے۔ ان اولین ایمان لانے والوں کو خدا تعالیٰ نے ان کی زندگی ہی میں جنت کی خوشخبری دی۔

بچہ۔ شروع میں اسلام بہت آہستہ آہستہ پھیلا ہو گا۔

ماں۔ آہستہ پھیلا اور غریبوں' غلاموں' کمزوروں میں پھیلا' امیہ بن خلف کے غلام حضرت سیدنا بلالؓ رئیس قریش عقبہ بن ابی معید کی بکریاں چرانے والے غریب آدمی عبداللہ بن مسعودؓ' ایک لوہار خباب بن الارتؓ ایمان لائے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت یاسرؓ کے گھر والے بھی مسلمان ہو گئے۔ کچھ بہادر خواتین اکیلی بھی اسلام لائیں۔ مثلاً حضرت عباسؓ کی بیوی حضرت ام فضلؓ' حضرت عمرؓ کی لونڈی حضرت لبینہؓ اور ابوجہل کی لونڈی حضرت زنیرہؓ۔

بچہ سردار اور بڑے لوگوں نے ان کمزوروں کے مسلمان ہونے پر برا تو مانا ہو گا۔

ماں۔ ایک خدا پر ایمان لانا بت پرستوں کے لئے بہت غصہ دلانے کا باعث بنتا۔ اور ان کو ایسی ایسی تکلیفیں دی جاتیں جو بیان کرنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تقریباً تین سال تک حضرت رسول کریم ﷺ چھپ کر تبلیغ کرتے رہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ جو حکم دیا گیا ہے اسے کھول کر سناؤ۔ اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی ڈرا اور ہوشیار کر۔

بچہ۔ یہ ہماری کتاب میں لکھا ہے کہ پھر آپ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور نام لے لے کر سب قبیلوں کو بلایا اور فرمایا کہ اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے لشکر ہے تو کیا تم یقین کر لو گے۔ سب نے کہا آپؐ صادق اور امین ہیں۔ ہم ضرور یقین کر لیں گے پھر آپؐ نے اسلام کا پیغام دیا اور فرمایا کہ اگر تم ظلم سے باز نہیں آؤ گے اور شرک نہیں چھوڑو گے تو خدا تعالیٰ کا عذاب تمہیں پکڑے گا۔ مگر کسی نے آپؐ کی بات کو توجہ سے نہ سنا اور مذاق اڑاتے ہوئے واپس چلے گئے۔

ماں۔ پھر رشتہ داروں کو دعوت پر بلایا اور کھانے کے بعد ایک خدا پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ ابولہب کے کہنے پر سب نے مذاق اڑایا اور چلے گئے۔ آپ نے پھر دعوت پر بلایا اور کھانے سے پہلے اپنے رشتہ داروں کو بتایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے پوری دنیا کی ہدایت کا کام دیا ہے۔ اس میں میری مدد کرو۔ مگر سب چپ رہے۔ صرف ننھے علیؓ نے اٹھ کر کہا میں آپ کا ساتھ دوں گا۔ باقی مذاق اڑاتے رہے۔

یہ اقتباس شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کی طرف سے شائع کردہ دس سال سے تیرہ سال کی عمر کے بچوں کے نصاب گلدستہ میں سے لیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

کہ اس سے آپ کا مالی نقصان کیا ہوتا ہے یا قوم کا مجموعی نقصان کیا ہوتا ہے' یہ بات ناشکری میں داخل ہے کہ کسی نعمت کی بے قدری کی جائے۔ تو حوصلے سے مراد ہرگز یہ نہیں کہ نقصان کی پرواہ نہ کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ یہ دو باتیں پہلو بہ پہلو چلنی چاہئیں۔ حوصلے سے مراد یہ ہے کہ اگر اتفاقاً کسی سے کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اس پر برداشت کیا جائے اور اسے کہا جائے کہ اس قسم کی باتیں ہوتی رہتی ہیں اور جن کے حوصلے بلند ہوں وہ پھر بڑے ہو کر بڑے نقصان برداشت کرنے کے بھی زیادہ اہل ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ آفات سماوی پڑتی ہیں اور دیکھتے دیکھتے انسان کی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ جن کو چھوٹی چھوٹی باتوں کا حوصلہ نہ ہو وہ ایسے موقعوں کے اوپر خدا سے بھی بدتمیز ہو جاتے ہیں اور بے حوصلگی کے ساتھ خود غرضی کا ایک ایسا گہرا رشتہ ہے کہ اس خود غرضی کے نتیجے میں ہر دوسری چیز اپنی تابع دکھائی دینے لگتی ہے۔ اگر وہ فائدہ پہنچا رہی ہے تو ٹھیک ہے۔ ذرا سا بھی نقصان کسی سے پہنچے تو انسان حوصلہ چھوڑ بیٹھتا ہے اور جب بندوں سے بے حوصلگی شروع ہو تو بالآخر انسان خدا سے بھی بے حوصلہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے (-) گر سمجھایا کہ.........

کہ جو بندے کا شکر ادا کرنا نہ سیکھے وہ خدا کا کہاں کر سکتا ہے۔ جو بندے کا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہیں کرتا۔ یہ جو گہرا فلسفہ ہے یہ ہم روزمرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں۔ حوصلے پر بھی اسی بات کا اطلاق ہوتا ہے۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ یہ معمولی بات نہیں' بڑے ہو کر اس کے بہت بڑے بڑے نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔

وہ نقصان جس میں انسان بے اختیار ہو اس پر صبر کا نام حوصلہ ہے۔ نقصان کی طرف طبیعت کا میلان ہونا یہ حوصلہ نہیں ہے۔ یہ بے وقوفی ہے جہالت ہے اور بعض صورتوں میں یہ خود ناشکری بن جاتا ہے۔ اس لئے بچوں کو جب حوصلہ سکھاتے ہیں تو چیزوں کی قدر کرنا بھی سکھائیں۔

(از خطبہ ۲۴۔نومبر ۱۹۸۹ء)

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (مکرم منصور احمد خان صاحب بابت ترکہ مکرم محمد شریف صاحب)

مکرم منصور احمد خان صاحب نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد محترم محمد شریف صاحب ولد مکرم حاکم علی صاحب فیکٹری ایریا ربوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر ۱۲/۲ محلہ دار الرحمت فیکٹری ایریا برقبہ دس مرلہ الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ قطع مکرم مسعود احمد خان اور منصور احمد خان کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) مکرم منصور احمد خان صاحب (بیٹا)
(۲) مکرم مسعود احمد خان صاحب (بیٹا)
(۳) مکرم خالد احمد خان صاحب (بیٹا)
(۴) مکرم مظفر احمد داؤد صاحب (بیٹا)
(۵) مکرمہ امتہ القدوس صاحبہ (بیٹی)
(۶) مکرمہ امتہ القیوم صاحبہ (بیٹی)
(۷) مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ (بیوہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

اعلان داخلہ ایم ایڈ۔ (M.Ed) پروگرام

○ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ قائداعظم کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ایم ایڈ کے تین مختلف پروگرامز میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

یک سالہ
M.Ed. Elementary/secondary

دو سالہ
M.Ed. Elementary/secondary

یک سالہ
(3)M.Ed. Science

داخلہ کی اہلیت:۔ (۱) عمر زیادہ سے زیادہ ۲۶ سال
(۲) تعلیمی قابلیت:۔ B.A/B.Sc. اور (B.Ed) بی ایڈ کرنے والے طلباء درخواستیں دے سکتے ہیں۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۶۔اگست ۹۵ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ Nation ۱۰۔۷۔۹۵ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 14۔جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر6 جزو اول
5-00 خبریں
5-30 خطبہ لائیو از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-40 نظم
6-45 ملاقات۔ اردو بولنے والے دوستوں سے
7-45 قصیدہ
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

نیلام سامان

○ دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان مورخہ ۱۷۔۷۔۹۵ کو بوقت ۸ بجے بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا خواہش منداحباب استفادہ فرماویں

سیلنگ فین۔ ریگولیٹر۔ سائیکل۔ موٹر بجلی۔ پمپ پانی۔ پیڈسٹل فین۔ ٹیبل فین۔ جنیٹر انجن 5-HP

(ناظم جائیداد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11- جولائی- 1995ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہماری پیشکش برقرار ہے پتہ نہیں الطاف گروپ مذاکرات چاہتا ہے یا نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ الطاف گروپ نے پیرا ملٹری فورسز اور پولیس کے ۱۲۸ جوان قتل کئے۔ افسوس ہے کہ ایم کیو ایم کا لیڈر آئے دن ہڑتال کی کال دیتا ہے۔ انہوں نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ برطانوی وزیراعظم جان میجر بھی آئی آر اے (آئرش ری پبلیکن آرمی) کو تشدد چھوڑ کر مذاکرات کی دعوت دیں گے ہم بھی الطاف گروپ کو ایسا ہی کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں غیر ملکیوں کو اغوا کرنے والے کشمیریوں کی ہم کوئی مدد نہیں کر رہے۔ وہاں ہمارا اتنا اثر رسوخ نہیں ہے جتنا بتایا جاتا ہے۔

○ مسٹر الطاف حسین نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ پہلے مہاجروں کو سیاسی و سماجی طور پر نشانہ بنایا جاتا تھا اب ان کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔ حکومت کی پالیسیاں تعصب پر مبنی ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم حکومت ایم کیو ایم مذاکرات کی کامیابی کے لئے دعاگو ہیں۔ مگر حکومت کی نیت ٹھیک نہیں۔ حکومت مذاکرات کی کامیابی چاہتی ہے تو کراچی میں آپریشن ختم کردے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے کا مطالبہ واپس نہیں لیا۔

○ ایم کیو ایم مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ اگر مذاکرات ناکام ہو گئے تو سندھ کی تقسیم ناگزیر ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ۱۸ نکاتی چارٹر آف ڈیمانڈ تسلیم کئے بغیر سمجھوتہ نہیں ہو گا۔ ایک نکتہ بھی چھوڑ دیا گیا تو مذاکرات ناکام ہو جائیں گے۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ کراچی میں قتل عام اور مذاکرات ایک ساتھ کیسے چل سکتے ہیں۔ مذاکرات پر ہم نے اس لئے آمادگی ظاہر کی ہے بے گناہ شہریوں کا قتل عام بند ہو۔ کراچی کی ہلاکتوں میں مسلسل اضافہ حکومت کی طرف سے تاخیری حربہ ہے۔

○ کراچی میں امن کی طرف پیش رفت ہو رہی ہے۔ پیر کو صرف دو۔ افراد ہلاک ہوئے۔ ایم کیو ایم نے اپنے ایک کارکن اسلم سبزواری کی ہلاکت کے خلاف جس سوگ کا اعلان کیا تھا اسے مذاکرات کے پیش نظر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ بازار کھل گئے ہیں۔ ٹرانسپورٹ رواں دواں رہی۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہماری کوششوں کے باوجود بھارت کشمیر پر مذاکرات نہیں کر رہا۔ انہوں نے کہا کہ ہم افغانستان میں کسی خاص دھڑے کی حمایت نہیں کر رہے ہم کسی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کر رہے۔

○ پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے رومانیہ کے وزیراعظم کی موجودگی میں پاکستان اور رومانیہ میں تین معاہدوں پر دستخط ہو گئے۔

○ بجلی چند دنوں میں ایک بار پھر مزید مہنگی کر دی گئی ہے۔ اضافی سرچارج ڈیڑھ سو فیصد تک بڑھا دیا گیا ہے۔ یہ اضافہ چند دن قبل ہونے والے اضافے کے علاوہ ہے۔ فیول ایڈ جسٹمنٹ چارجز پر بھی نظر ثانی کا امکان ہے۔ اقتصادی ماہرین کا خیال ہے کہ اس کی وجہ سے اشیاء کے نرخ ۲۵ فیصد تک بڑھ جائیں گے اور مہنگائی کی نئی لہر آئے گی۔

○ معتبر ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ کراچی کی صورت حال میں حکومت کی ناکامی کے پیش نظر قومی اسمبلی کے ایوان سے ہی تبدیلی لا کر قومی حکومت بنائی جائے گی جس میں مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی سمیت دیگر پارٹیاں بھی شامل ہوں گی۔ اہم قوتوں نے مسلم لیگ اور حکومت کی اتحادی جماعتوں سے روابط شروع کر دیئے ہیں۔

○ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخابات کا معرکہ مسلم لیگ (ن) نے جیت لیا ہے۔ اس کے امیدوار نے مخالف پیپلز پارٹی کے امیدوار سے ۱۳سو ووٹ زیادہ حاصل کئے۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر مسٹر پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ ٹوبہ کا الیکشن ایک ریفرنڈم تھا۔ عوام کے نام پر برسراقتدار آنے والے دھتکارے گئے۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا کہ ٹوبہ میں عوام نے دھاندلیوں کے تمام منصوبے ناکام بنا دیئے اس کامیابی پر عوام کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

○ ○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے ہدایت کی ہے کہ کسانوں کی قرضے کی ضرورتیں پوری کی جائیں۔ زرعی بینک کے چیئرمین نے بتایا کہ قوانین میں قرضے کی واپسی کی شرح ۹۰ فیصد ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے امریکہ جانے کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے۔ تاہم اب ان کا دورہ صرف پندرہ روز پر مشتمل ہو گا۔

○ آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن کی سنٹرل کمیٹی کے فیصلے کے مطابق گذشتہ روز ملک بھر کے ۲۲ لاکھ کلرکوں نے مکمل قلم چھوڑ ہڑتال کی۔ تمام ڈویژنل اور ضلعی صدر مقامات پر احتجاجی جلسے منعقد کئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو کے مخالفین نے مسلم لیگ (ن) سے براہ راست رابطہ کر لیا ہے۔ گذشتہ روز ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے مقامی ہوٹل میں اراکین اسمبلی کے اعزاز میں استقبالیہ دیا جس میں مسلم لگی (ن) کے اراکین بھی شامل ہوئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن اور ہوم ڈیپارٹمنٹ (یعنی سول سروس اور پولیس) کے محکمے پیپلز پارٹی کو دینے کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے مسٹر منظور احمد وٹو اور مخدوم الطاف نے اسلام میں صدر لغاری سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ گورنر ہاؤس لاہور میں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ج) کے درمیان پانچ گھنٹے تک مذاکرات ہوتے رہے مسٹر وٹو کا موقف تھا یہ معاملہ اوپر والوں کا ہے۔ بے نظیر اور حامد ناصر چٹھہ ہی مل کر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ مشتاق اعوان اور مخدوم الطاف نے اصرار کیا کہ یہ محکمے پیپلز پارٹی کو ملنے سے ہی اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔

○ بی بی سی نے تبصرہ کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو ہٹانے کے نتیجے میں وفاقی حکومت بچ نہیں سکے گی۔ اس کے علاوہ سرحد اور بلوچستان پر بھی اس کے اثرات پڑیں گے اختلافات موجود ہیں لیکن وٹو کو ہٹانے کی خبریں محض سیاسی قیاس آرائیاں ہیں۔ پیپلز پارٹی اور جونیجو لیگ دونوں ایک دوسرے کے لئے ناگزیر ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات کی فوری کامیابی کا امکان نہیں۔ تاہم مبصرین کا خیال ہے کہ یہ مذاکرات مسئلہ کا حل تلاش کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

○ سینٹ میں وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے بیان دیا کہ آزاد کشمیر پاکستان کا حصہ نہیں ہے۔ وفاقی وزیر داخلہ نے اس بیان کو قومی مفادات کے منافی قرار دیا۔ چیئرمین سینٹ نے استفسار کیا کہ اگر آزاد کشمیر پاکستان کا حصہ نہیں تو ہماری فوج وہاں کیوں بیٹھی ہے۔ وزارت امور کشمیر کا کیا جواز ہے۔ وزیر داخلہ کی وضاحت کے باوجود شیر افگن اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
گیس ٹربل۔ قبض۔ بدہضمی۔ کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی وسکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
فون: 487
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودھا

لندن کی سستی ٹکٹوں کے لئے لاہور میں آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
Galaxy Travel Services (PVT) LtD
3-Transport House Egerton Road Lahore
Tel : 6310449 ,6366588 ,6367099

نو تعمیر شدہ مکانات
ویسٹرن سٹائل فوری فروخت کیلئے
اس کے علاوہ تمام محلہ جات میں مکانات و پلاٹ کی خرید و فروخت کے لئے رابطہ فرمائیں
احمد پراپرٹی ایکسچینج
13/2 الناصر مارکیٹ یادگار روڈ ربوہ
فون نمبر 211550 - فیکس: 211166